پروفیسر ڈاکٹر منور ہاشمی

صدر شعبہ اردو، ناردرن یونیورسٹی، نوشہرہ

اقبال احمد سہیل، اقبال کا مخالف بھی پیرو بھی

Iqbal Ahmed Sohail, an opponent as well as follower of Iqbal

Countless famous and non-famous Poets followed the colors and diction of Iqbal. One of those poets is Iqbal Ahmed Sohail, who succeeded in gaining fame by opposing Iqbal vehemently. When a difference of opinion happened between Molana Hussain Ahmad Madni and Allama Iqbal on interpretation of the term "Millat", it was Sohail who wrote a poem against Iqbal. He also used various methods to oppose him publicly. On the other side, he seems to be influenced by the poems and Ghazals of Iqbal and he tried his level best to create his poetic verses inspired under Iqbal's diction. He not only wrote Ghazals and Poems in poetic grounds of Iqbal but also wrote laudatories in praise of several Hindu Leaders and English Rulers and that also in poetic grounds of Iqbal. He wrote natural scenic poems by following Iqbal and sometime he was so much inclined in following him that he used the same ideas and vocabulary used by Iqbal. In this way he justified both of his opposition and pursuance of Iqbal's thoughts and diction.

Keywords: Countless, Opposing, Evhemently, Interpretation, Influenced, Laudatories, Pursuance.

مولانا اقبال احمد خاں سہیل کا علامہ اقبال کے ساتھ عجیب و غریب تعلق تھا۔ وہ اقبال کی عظمت کو تسلیم بھی کرتے تھے اور ان کے مخالف بھی رہے۔ یہ وہی اقبال سہیل ہیں جنہوں نے اقبال کی خلاف بیس اشعار پر مبنی ایک نظم لکھ کر اخبار میں چھپوائی۔[۱] واقعہ یوں ہے کہ ہندوستان کے مشہور عالم دین مولانا حسین احمد مدنی نے تقریر کرتے ہوئے بر سرِ منبر یہ فرمادیا کہ "مِلّتیں اوطان سے بنتی ہیں"[۲] جب یہ بیان اخبارات میں شائع ہوا تو علامہ اقبال نے اس بیان پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے ایک قطعے میں ملت کا صحیح مفہوم واضح کیا اور بتایا کہ ملت وطن سے نہیں دین سے بنتی ہے۔ یعنی ایک دین کو ماننے والے ایک ملت کہلائیں گے۔ یہ وہی قطعہ تھا جس نے محبانِ رسول کو نعت کا یہ عظیم شعر دیا:

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بو لہبی است(۳)

اس قطعے کے جواب میں مولانا مدنی سے پہلے اقبال احمد سہیل نے جوابی نظم لکھی۔اور اس میں کافی غیر اخلاقی انداز اختیار کیا گیا اس کے باوجود وہ علامہ کی شاعری اور شخصیت سے بہت زیادہ متاثر بھی تھے۔
مولانا اقبال احمد سہیل ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۴ءکو ضلع اعظم گڑھ کے ایک قصبے بڈھیریا میں پیدا ہوئے(۴)آپ کے والد کا نام عزیز اللہ خاں تھا والد نے ان کا نام حامد خاں جبکہ دادانے اقبال احمد خان رکھا جو بعد میں مقبول ہوا گھر میں انہیں "صاحب" کہہ کر پکارتے تھے ابتدائی شاعری میں انھوں نے یہی نام بطور تخلص استعمال کیا بقول سید سلیمان ندویؒ:

"موصوف سے میری ملاقات ۱۹۰۶ءمیں ہوئی جب ندوۃ العلما کا اجلاس بنارس میں ہوا تھا وہ اس وقت بھی شاعر تھے اور صاحبِ تخلص کرتے تھے اور اسی نام سے پکارے جاتے تھے پھر معلوم نہیں علی گڑھ جا کریا اس سے پہلے ہی کب سہیل بن گئے۔(۵)

مولانا سہیل نے اپنی تعلیم کا آغاز فارسی پڑھنے سے کیا اور اپنی والدہ سے شیخ سعدی کی گلستان اور بوستان کی تعلیم حاصل کی۔بہت ذہین تھے ۱۲ برس کی عمر میں فارسی بولنے اور لکھنے لگے۔ ۱۴سال کی عمر میں علامہ شبلی نعمانی کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا۔۱۹۰۷ءمیں علی گڑھ میں مولانا حمید الدین فراہی سے عربی علوم کی تحصیل کی۔اسی زمانے میں مولانا حسرت موہانی سے مراسم قائم ہوئے جو اسی محلے میں قیام پذیر تھے حسرت کے رسالے "اردوئے معلیٰ" میں سہیل نے ایک مضمون مصری رسالے سے ترجمہ کرکے چھپوایا جو مصر میں انگریزوں کی تعلیمی پالیسی کے حوالے سے تھا اس مضمون کی اشاعت پر حسرت موہانی کو گرفتار کرلیا گیا اور انہیں قیدِ فرنگ بھگتنا پڑی۔علی گڑھ میں مولانا حالی نے بھی سہیل کی بہت حوصلہ افزائی کی۔

علی گڑھ سے ایم اے اور ایل ایل بی پاس کرکے ۱۹۱۹ءمیں اعظم گڑھ پہنچے اور وکالت کا پیشہ اختیار کیا اور باقاعدہ طور پر سیاست میں حصہ لینے لگے اور کانگریس کے پلیٹ فارم سے الیکشن میں

حصہ لیا اور یوپی اسمبلی کے رکن منتخب ہوگئے۔ سہیل تقسیم ہند اور قیام پاکستان کے سخت مخالف تھے۔ان کے خیالات کا اندازہ اس خط سے لگایا جاسکتا ہے:

"وطن کے ذبیحہ نے ملک کو دو اور مسلمانوں کو تین ٹکڑوں میں تقسیم کر کے مسلمانوں کی تمدنی سیاسی اور اخلاقی تباہی کے جو مواقع فراہم کر دیئے ہیں اور جن کے آثار ابھی سے ظاہر ہیں اس نے آزادی کی مسرت کو کسی قدر غدار بنا دیا ہے"۔ (۶)

سہیل کو کچھ عرصہ قادیانیت کے ساتھ بھی محبت رہی اس حوالے سے عارف رفیع کا بیان:

" ۱۹۱۸ءکا واقعہ ہے کہ پروفیسر خواجہ کمال الدین(مشہور قادیانی مقرر) کے اعزاز میں یونین میں ایک جلسہ ہوا، خواجہ صاحب کی فاضلانہ تقریر کے بعد سہیل نے اُم الالسنہ عربی میں برجستہ تقریر شروع کی۔ سہیل کا انداز بیان اس قدر دل نشین اور لطیف و مؤثر تھا کہ خواجہ صاحب نے جوشِ مسرت میں گلے لگا لیا۔ (۷)

سہیل کی شاعری کے چار مجموعے شائع ہوئے جن میں ارمغانِ حرم(نعت و منقبت)سلکِ لالی(نظمیں) تابش سہیل(غزلیں)اور نوائے شیراز(فارسی کلام) شامل ہیں۔ان تمام مجموعوں پر مشتمل کلیات ِ سہیل بھی چھپ چکی ہے۔کلیاتِ سہیل کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ وہ علامہ اقبال کی شاعری سے بہت زیادہ متاثر تھے۔انھوں نے تقریباً تمام اصناف میں اقبال کی پیروی کی ہے صرف ایک صنف ایسی ہے جس میں وہ اقبال سے متاثر نہیں ہوئے اور وہ ہے قصیدہ۔اقبال سہیل نے کمال کے قصاید لکھے ہیں۔کانگریس کے تقریباً تمام بڑے بڑے رہنماؤں کے قصیدے ان کے کلیات میں موجود ہیں خصوصاً گاندھی، نہرو، سروجنی نائیڈو اور مہراج سنگھ کے بارے میں انہوں نے زبردست نظمیں لکھیں۔انگریز حکمرانوں کے بارے میں بھی قصائد ملتے ہیں۔شاہ جارج پنجم کے قصیدے سے دو شعر:

وہ شاہِ کامگار جو معین بے کساں رہے
وہ ظلِ کردگار جو پناہ ناتواں رہے

الٰہی اس کی سلطنت جہاں میں جاوداں رہے
صدی کے ایک ربع تک حضور حکمراں رہے[۸]

جارج پنجم کے لئے انھوں نے بہت سے قصائد لکھے کلیات میں چار موجود ہیں۔گاندھی کی موت پر طویل نظم لکھی چند اشعار دیکھئے:

وہ حدیث روح پیام جاں جسے ہم نے سن کے بھلا دیا
وہ حریم غیب کاارمغاں جسے ہم نے پا کے گنوا دیا
تری شان کون گھٹا سکے اسے خود خدا نے بڑھا دیا
کہ تجھے بقائے دوام دی تجھے منصب شہدا دیا
یہ کمالِ پیروی علیؓ، یہ فراخ حوصلگی تری
کہ خود اپنے دشمنِ جاں کو بھی وہی ارمغانِ دعا دیا[۹]

اس نظم میں جیسا کہ اوپر والے ایک شعر سے ظاہر ہے انھوں نے گاندھی کو حضرت علیؓ کا پیرو کار قرار دیا۔اور آخر میں گاندھی کی لاش کو جلانے اور گنگا میں بہانے کے عمل کو اس طرح تحسین کی:

ترا فیض دہر میں عام ہو یہ غبار اٹھ کے غمام ہو
تری خاک تیرا پیام ہو یہ سمجھ کے اس کو بہا دیا[۱۰]

بانگِ درا میں علامہ اقبال کی نظم تضمین بر شعر صائب کے عنوان سے ہے جو اس طرح شروع ہوتی ہے:

کہاں اقبال تو نے آبنایا آشیاں اپنا
نوا اس باغ میں بلبل کو ہے سامانِ رسوائی[۱۱]

اسی زمین میں اقبال سہیل نے ہندوستانی ریاست الور کے مہاراجے کی شان میں ہندو تہوار ہولی کے حوالے سے نظم لکھی جو پندرہ اشعار پر مشتمل ہے۔آغاز اس طرح ہوتا ہے:

یہ مژدہ لے کے گلشن میں نسیم مشکبار آئی
کہ پھر گلزارِ عالم میں نئی فصل بہار آئی[۱۲]

سہیل نے جابجا علامہ کے رنگ میں شعر کہنے اور ان کی تراکیب و لفظیات عمداً استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔اقبال کے کلام کی اثر انگیزی انہیں مجبور کرتی رہی کہ وہ ان کے رنگ میں لکھنے کی کوشش کریں۔یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اقبال کی زمینوں میں کئی غزلیں اور نظمیں کہنے کا شرف حاصل کیا۔اقبال کی ایک مشہور زمین ہے جس میں ان کی غزل نما نظم بہت مقبول ہے۔اور اس نظم کا یہ شعر تو زبان زدِ عام ہے:

ہزاروں سال سے نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا(۱۳)

یہ نظم ان کی طویل نظم طلوع اسلام کا ایک بند ہے جو اس طرح شروع ہوتا ہے:

سر شکِ چشمِ مسلم میں ہے نیساں کا اثر پیدا
خلیل اللہ کے دریا میں ہوں گے پھر گہر پیدا(۱۴)

اس پوری نظم کو سامنے رکھ کر اسی زمین میں اقبال سہیل نے بھی نظم نما غزل کہی۔اس میں خیالات اور لفظیات کو اقبال کی نظم سے ہم آہنگ کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔آغاز اور بعد کے کچھ اشعار دیکھئے:

اسیروں میں بھی ہو جائیں جو کچھ آشفتہ سر پیدا
ابھی دیوار زنداں میں ہوا جاتا ہے در پیدا
یہ مشتِ خاک اگر کرلے پروبالِ نظر پیدا
تو اوجِ لا مکاں تک ہوں ہزاروں رہگزر پیدا
جوانو! یہ صدائیں آرہی ہیں آبشاروں سے
چٹانیں چور ہو جائیں جو ہو عزمِ سفر پیدا
وہ شبنم کا سکوں ہو یا کہ پروانے کی بیتابی
اگر اڑنے کی دُھن ہوگی تو ہوں گے بال وپر پیدا(۱۵)

یہ غزل چودہ اشعار پر مشتمل ہے۔بانگِ درا کے حصہ غزلیات میںاقبال کی زمانہ طالب علمی کی ایک غزل ہے جس میں ۹ اشعار ہیں اقبال سہیل نے اس زمین میں دو غزلیں لکھیں۔پہلے اقبال کے دو شعر ملاحظہ فرمائیں:

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدہ دل وا کرے کوئی
میں انتہائے عشق ہوں تو انتہائے حسن
دیکھے مجھے کہ تجھ کو تماشا کرے کوئی(۱۶)

اب سہیل کی دونوں غزلوں کے دو دو اشعار:

جب آج چشمِ شوق سے پردہ کرے کوئی
کیوں اعتبار وعدہ فردا کرے کوئی
تارِ نگاہِ شوق میں نغمے ہیں مضطرب
نوک مژہ سے بس انھیں چھیڑا کرے کوئی(۱۷)

دوسری غزل کے اشعار:

دل میں رہے تو پھر نظر آیا کرے کوئی
خود اپنے گھر میں کس لئے پردہ کرے کوئی
تحسیں طلب ہے ان کی ہر اک جنبش نگاہ
کس کس ادا پہ ان کو سراہا کرے کوئی(۱۸)

بانگِ درا کی ایک اور مشہور زمانہ غزل بھی ان کی مشقِ سخن کا باعث بنی۔اقبال نے اس زمین میں آٹھ اشعار کہے جبکہ سہیل نے گیارہ اشعار پر مبنی غزل لکھی۔یہ غزل بھی اقبال کی ابتدائی غزلوں میں سے ہے۔

تین شعر دیکھئے:

انوکھی وضع ہے سارے زمانے سے نرالے ہیں
یہ عاشق کون سی بستی کے یارب رہنے والے ہیں

نہ پوچھو مجھ سے لذت خانماں برباد رہنے کی
نشیمن سینکڑوں میں نے بنا کر پھونک ڈالے ہیں
امیدِ حور نے سب کچھ سکھا رکھا ہے واعظ کو
یہ حضرت دیکھنے میں سیدھے سادے بھولے بھالے ہیں (۱۹)

اب دیکھئے اس غزل سے اقبال سہیل نے کس قدر استفادہ کیا ہے۔

جنونِ عشق کے ارمان ہم نے یوں نکالے ہیں
نشیمن سینکڑوں ہم نے بنا کر پھونک ڈالے ہیں
امیدِ وعدہ موہوم پر جانیں فدا کر دیں
شہیدانِ وفا بھی آہ کتنے بھولے بھالے ہیں
جناب شیخ بھی کچھ کم نہیں اقبال رندوں سے
مگر دنیا سمجھتی ہے بہت اللہ والے ہیں(۲۰)

پہلے شعر کا دوسرا مصرع کسی تبدیلی کے بغیر اقبال ہی کا استعمال کر لیا ہے جبکہ دوسرے دونوں شعروں کے خیالات اور الفاظ بھی اقبال سے مستعار لئے گئے ہیں۔

اقبال کی ایک نظم تصویر درد ہے۔(۲۱) ایک خاص تاثر کی حامل ہے اور اپنے مضامین کے اعتبار سے واقعی تصویر درد ہے اس نظم سے بھی سہیل نے خوب استفادہ کیا ہے پہلے بند کا قافیہ تبدیل کر کے اس بحر میں نظم نما غزل کہی۔ جس کے خیالات اقبال کی نظم سے ملتے ہیں اور کئی مصرعے ٹکراتے بھی ہیں اقبال کی نظم اس طرح شروع ہوتی ہے:

نہیں منت کشِ تابِ شنیدن داستاں مری
خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں مری
اٹھائے کچھ ورق لالے نے کچھ نرگس نے کچھ گل نے
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں مری
اڑالی قمریوں نے طوطیوں نے عندلیبوں نے
چمن والوں نے مل کر لوٹ لی طرزِ فغاں مری(۲۲)

اب اقبال سہیل کی غزلِ مسلسل سے چند شعر:

خموشی داستاں مری تحیر ترجماں میرا
بیاں ہوتا ہے اس محفل میں یوں سوزِ نہاں میرا
خیال ان کے سخن میرا زباں ان کی دہن میرا
بہاران کی چمن میرا گل ان کے گلستاں میرا
کہاں سے لائیں گے یہ شورشیں درد محبت کی
اڑالیں ہم صفیرانِ چمن طرزِ فغاں میرا[۲۳]

اس غزل میں اقبال سے بھرپور استفادے کی صورت ملتی ہے۔

اقبال احمد سہیل بانگِ درا کی نظموں اور غزلوں سے کچھ زیادہ ہی متاثر تھے اپنی شاعری میں نہ صرف بانگِ درا کے مضامین اور موضوعات کو سمونے کی ہر ممکن کوشش کی بلکہ لفظیات، تراکیب اور رنگ و آہنگ اپنانے کی بھی بھرپور سعی کی۔بانگِ درا میں" خطاب بہ جوانانِ اسلام" کے نام سے ایک دو اشعار دیکھئے:

کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارہ
گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا[۲۴]

سہیل نے خطاب بہ مسلم کے عنوان سے مقابلے میں ایک نظم لکھی دو شعر اس کے بھی دیکھئے:

قصروایواں ترے اسلاف کے ویران ہوئے
ترے ہاتھوں میں فقط راکھ کا ایک ڈھیر رہا
یہی کرتوت ہیں تیرے تو سن اے ننگِ سلف
تو رہا ہند میں اب تک تو بہت دیر رہا[۲۵]

اقبال کی ایک بہت خوبصورت نظم "شاعر" جو پڑھنے سننے والے کے دل میں اتر جاتی ہے اس کا آغاز یوں ہوتا ہے:

جوئے سرود آفریں آتی ہے کوہسار سے
پی کے شراب لالہ گوں میکدہء بہار سے
مستِ مئے خرام کا سن تو ذرا پیام تو
زندہ وہی ہے کام کچھ جس کو نہیں قرار سے (۲۶)

اقبال احمد سہیل نے جنونِ آرزو کے نام سے نظم تحریر کی۔دو شعر اس نظم کے دیکھئے:

دامنِ کوہسار سے رقصاں چلی اک جوئے آب
جستجوئے منزل مقصود میں پادر رکاب
جھوم کر منبع سے نکلی ایسے لہراتی ہوئی
پی کے میخانے سے نکلے جس طرح رندِ خراب (۲۷)

اقبال نے بچوں کے لئے بھی بہت سی نظمیں لکھیں۔بانگِ درا میں ان کی ایک نظم پرندے کی فریاد کے عنوان سے موجود ہے۔جس میں علامتی طور پر ایک غلام قوم کے مسائل اور پریشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے پنجرے میں بند پرندہ آہ و زاری کرتے ہوئے اپنے شاندار ماضی کو یاد کرتا ہے۔اس نظم کے کچھ اشعار دیکھئے:

آتا ہے یاد مجھ کو گزرا ہوا زمانہ
وہ باغ کی بہاریں وہ سب کا چہچہانا
آزادیاں کہاں وہ اب اپنے گھونسلے کی
اپنی خوشی سے آنا اپنی خوشی سے جانا (۲۸)

سہیل نے اس نظم کو بگاڑ کر اسی زمین میں آزاد پرندے کی داستان بیان کرنے کی کوشش کی۔ان کی نظم کا عنوان ہے آئین جدید(کرسی وزارت پر کانگریس کا تمکن) چند اشعار ملاحظہ کیجئے:

گلشن میں فصل گل کا آیا ہے اب زمانہ
گانے لگے عنادل پھر عیش کا ترانہ

قید قفس سے چھوٹی پھر بلبل نوازن

آباد ہو رہی ہے پھر شاخِ آشیانہ (۲۹)

اقبال اور سہیل کے اس تعلق کی ایک لمبی کہانی ہے۔ سہیل نے دیدہ دانستہ اقبال کی بے شمار غزلوں اور نظموں کے مصرعے مکمل طور پر یا تھوڑی بہت تبدیلی کرکے اپنے کلام میں استعمال کئے۔ جس موضوع پر اقبال قلم اٹھاتے سہیل کی کوشش ہوتی کہ وہ بھی اس موضوع کو اپنے کلام میں سمو کر دکھا دیں۔ اقبال کی نظم جگنو(۳۰) سے متاثر ہو کر خود بھی جگنو(۳۱) ہی کے عنوان سے نظم لکھی۔ اسی طرح اقبال نے بانگِ درا کا آغاز نظم ہمالہ سے کیا۔ اور اس عظیم و کبیر پہاڑ کو ہندوستان کی فصیل قرار دیا۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ جس کی شاعری کا آغاز ہمالہ ہے اس کی شاعری کا اختتام کیا ہوگا۔ بہر حال سہیل نے مقابلے میں "کوہِ مسوری"(۳۳) کے نام سے نظم لکھ دی۔ جس میں ہمالہ میں پیش کئے گئے خیالات سے تتبع کی کوشش کی گئی۔ اقبال اپنے اس مخالف اور پیروکار کی ان ساری کوششوں سے آگاہ تھے اس کے باوجود علامہ اقبال نے کبھی سہیل کے خلاف زبان سے کوئی لفظ نہیں نکالا۔ بلکہ ان کی اچھی تحریروں کی تعریف کی۔

بقول عارف رفیع:

> "سہیل کے چند فارسی قصاید علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبال کی بزمِ کمال تک پہنچے وہ بہت متاثر ہوئے اور نواب اسحاق خاں کو خط لکھا جس میں سہیل کی فارسی دانی اور شاعرانہ فضل و کمال کی فیاضانہ تعریف کی۔(۳۴)

سہیل کا مزاج بنیادی طور پر قصائد نگاری سے ہم آہنگ تھا۔ اقبال جس وقت انگریز حکمرانوں کو ملک سے نکالنے اور ہندو اور سکھ حکمرانوں کے استبداد اور مکاریوں سے ملتِ اسلامیہ کو بچانے کے کلیے پیش کر رہے تھے سہیل ان سب کے قصیدے لکھ کر ان کا قرب حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ بہر حال سہیل کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ بیک وقت علامہ اقبال کے مخالف بھی تھے اور پیروکار بھی۔

حوالہ جات

۱۔ سہیل، اقبال احمد، ہفت روزہ ہند، کلکتہ ۲۵ فروری ۱۹۳۸ء، ص۲

۲۔ مدنی علامہ حسین احمد، ملت اور وطن، مولانا سید حسین احمد مدنی اور علامہ اقبال کی بحث، کتابچہ، مرتب محمد اکرم خاں، ملتان، ادارہ روزنامہ شمس، ۱۶مارچ ۱۹۳۸ء، ص۲

۳۔ اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال، لاہور، علم و عرفان پبلشرز،۲۰۰۶ء، ص۶۹۱

۴۔ عارف رفیع (مرتب)کلیات سہیل بمبئی، بھادے پرائیویٹ لمیٹڈ، ۱۹۸۸ء، ص۱۳

۵۔ ندوی، سید سلیمان، مضمون مشمولہ کالج میگزین، سہیل نمبر جونپور، محمد حسن کالج (س ن)، ص۲۳

۶۔ عارف رفیع، حیات سہیل مضمون مشمولہ کلیاتِ سہیل، ص۲۰

۷۔ ایضاً، ص۸۱

۸۔ سہیل، اقبال احمد، کلیاتِ سہیل، ص۱۱۹

۹۔ ایضاً، ص۱۱۸

۱۰۔ ایضاً، ص۱۱۸

۱۱۔ اقبال، علامہ محمد، کلیاتِ اقبال، ص۲۴۴

۱۲۔ سہیل،اقبال احمد، کلیات ِسہیل، ص۱۶۱

۱۳۔ اقبال، علامہ محمد، کلیاتِ اقبال، ص۲۶۸

۱۴۔ ایضاً

۱۵۔ سہیل،اقبال احمد،کلیاتِ سہیل، ص۲۲۲

۱۶۔ اقبال، علامہ محمد،کلیات اقبال، ص۱۰۲

۱۷۔ سہیل،اقبال احمد،کلیاتِ سہیل، ص۲۵۸

۱۸۔ ایضاً

۱۹۔ اقبال، علامہ محمد،کلیات اقبال، ص۱۰۱

۲۰۔ سہیل،اقبال احمد،کلیاتِ سہیل، ص۲۶۴

۲۱۔ اقبال، علامہ محمد،کلیات اقبال،ص۲۸

۲۲۔ ایضاً

۲۳۔ سہیل،اقبال احمد،کلیاتِ سہیل،ص۲۲۳

۲۴۔ اقبال، علامہ محمد،کلیات اقبال،ص۱۸۰

۲۵۔ سہیل،اقبال احمد،کلیاتِ سہیل،ص۸۶

۲۶۔ اقبال، علامہ محمد،کلیات اقبال،ص۲۱۰

۲۷۔ سہیل،اقبال احمد،کلیاتِ سہیل،ص۹۳

۲۸۔ اقبال، علامہ محمد،کلیات اقبال،ص۳۷

۲۹۔ سہیل،اقبال احمد،کلیاتِ سہیل،ص۱۴۵

۳۰۔ اقبال، علامہ محمد،کلیات اقبال،ص۸۴

۳۱۔ سہیل،اقبال احمد،کلیاتِ سہیل،ص۱۲۸

۳۲۔ اقبال، علامہ محمد،کلیات اقبال،ص۲۱

۳۳۔ سہیل،اقبال احمد،کلیاتِ سہیل،ص۱۲۳

۳۴۔ عارف رفیع ،مرتب، کلیاتِ سہیل،ص۱۸